برطانیہ کے مسلمان

مفتی جنید انور

براعظم یورپ میں واقع حسین مقامات، سرسبز چراگاہوں اور تاریخی دریائے ٹیمز کے حامل ملک برطانیہ کو دنیا میں ایک اہم مقام حاصل ہے، خصوصاً بادشاہت کے حوالے سے یہاں کے حکمران تاحال مشہور و معروف ہیں۔ زمانہ ماضی میں برصغیر پاک و ہند پر بھی اسی ملک کی حکمرانی تھی جسے مسلمانوں اور یہاں کے بسنے والوں نے شدید جدوجہد کے بعد اختتام پذیر ہونے پر مجبور کر دیا۔

برطانیہ بہت وسیع و عریض ملک ہے، یہاں قدرت کی صناعی کے حسین نمونے، مناظر اور مظاہر بکھرے نظر آتے ہیں۔ اس ملک میں ہر رنگ و نسل، قوم اور علاقے کے لوگ رہائش پذیر ہیں اور اپنے اپنے کام سرانجام دیتے ہوئے ملکی ترقی میں حصہ لے رہے ہیں۔ مسلمان یہاں کی کل آبادی کا 3 فیصد حصہ ہیں، مسلمانوں کی کل آبادی 1.6 ملین ہے جس کا تفصیلی جائزہ اگلی سطور میں لیا جائے گا۔ ان مسلمانوں میں سے زیادہ تر کا تعلق برصغیر پاک و ہند سے ہے۔ یہاں کی مسلمان آبادی میں مختلف اقوام و ممالک کے مسلمانوں کا تناسب درج ذیل ہے:

پاکستانی مسلمان 42 فیصد، بنگلہ دیشی مسلمان 17 فیصد، بھارتی مسلمان 9 فیصد، سفید فام برطانوی مسلمان 4 فیصد، سیاہ فام مسلمان 6 فیصد، دیگر مسلمان 21 فیصد۔ تقریباً 69 فیصد مسلمان برصغیر پاک و ہند سے تعلق رکھتے ہیں:

دیگر 21 فیصد مسلمان کی تفصیل یہ ہے۔ آئرش اور دیگر سفید فام مسلمان 7.55 فیصد، تعداد 116770، مخلوط سفید فام/ایشین مسلمان 1.97 فیصد، تعداد 30468، مخلوط مشرقی وسطیٰ کے مسلمان 2.15 فیصد، تعداد 33716، ایشیا کے دیگر ممالک اور مشرقی افریقی مسلمان 5.82 فیصد، تعداد 70526، چینی مسلمان 3.70 فیصد، تعداد 51225۔

مسلمانوں کی سب سے بڑی آبادی لندن میں ہے جہاں تقریباً 610000 مسلمان رہائش پذیر ہیں۔ یہ تمام مسلمان یہاں مختلف قسم کے کام کاج اور نوکریاں کرتے ہیں اور مختلف کاموں اور پیشوں کے نام یہ ہیں: ایلمنٹری پیشے، پلانٹ آپریٹرز، کسٹمر سروس سینٹرز، فنی مہارت کے مختلف پیشے، منیجر اور سنیئر آفشلز، انتظامی عہدے اور بجلی کی مہارت اور انجینئرنگ کے شعبے اور پولیس ڈیپارٹمنٹ۔

یہاں رہائش پذیر افراد کے لیے سب سے بڑا مسئلہ رہائش ہے۔ زیادہ تر لوگ کرائے کے مکانات میں رہتے ہیں اور سخت محنت کے بعد اپنا ذاتی گھر خریدنے یا بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ یہاں رہنے والے 35 فیصد مسلمانوں کے پاس ذاتی گھر ہیں۔

مسلمان یہاں کی سیاست میں بھی سرگرم ہیں اور مختلف علاقوں میں مسلمان کونسلرز کا انتخاب عمل میں لایا جاچکا ہے۔ مسلمان تنظیمیں بھی کافی متحرک ہیں سب سے زیادہ متحرک تنظیم ''مسلم کونسل آف برٹین'' ہے یہاں کے 70 فیصد سے زائد مسلمان اس سے وابستہ ہیں۔ مذہبی تعلیم کے لیے مختلف اسلامی اسکولز بھی اپنی مدد آپ کے تحت کھولے گئے ہیں جہاں دینی اور دنیاوی دونوں قسم کی تعلیم کا انتظام ہے۔اس کے علاوہ خالص دینی ادارے بھی قائم ہیں جہاں طلباء کی ایک بڑی تعداد زیر تعلیم ہے۔

انگلینڈ کی تقریباً ہر مسجد کے ساتھ ایک دارالمطالعہ [لائبریری] ہے جہاں محلے کے لوگ اور مسلمان اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کرتے ہیں اور مذہبی رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔حکومت کا رویہ بھی مسلمانوں کے ساتھ تقریباً مناسب ہے مگر نازک مواقع پر وہ اپنے اسلام دشمن رویے کا اظہار کرتی نظر آتی ہے۔آنے والی سطور میں پہلے مسلمانوں کی آبادی وغیرہ کا جائزہ اوراس کے بعدان پر ہونے والے حملوں کا جائزہ لیا گیا ہے۔

United Kingdome برطانیہ میں مسلم کمیونٹیز کی تقسیم کا چارٹ:

ویلز کارڈف[Wales Cardiff]

علاقے: یہاں کے 6 علاقوں میں مسلم کمیونٹی آباد ہے، زیادہ تر کارڈف میں ہے جب کہ یہاں سب سے زیادہ مسلم آبادی ٹائیگر بے میں ہے۔ایک اسکول، گیارہ مساجد،اور ایک مسلم کونسلر۔

برمنگھم[Birmingham]

پس منظر: یہاں بسنے والے زیادہ تر مسلمان افراد کا تعلق پاکستان اور کشمیر سے ہے۔علاقے: اسپارک بروک اور ہائی گیٹ کے علاقوں میں زیادہ تر پاکستانی مسلمان آباد ہیں، جب کہ اسمال ہیتھ، آسٹن، بورڈ سلے گرین میں ملی جلی آبادی ہے۔گیارہ مسلم اسکول ہیں (سلٹیلے بوسٹ کے علاقے میں سینٹ سیوئیر نامی چرچ اسکول برطانیہ کا وہ چرچ اسکول ہے جہاں مسلمان طلباء کی ایک بڑی فیصد تعداد پڑھتی ہے۔) 108 مساجد، دی پیپلز جسٹس پارٹی (جسٹس فار کشمیر) کے چار کونسلر ہیں، علی خان، خالد محمود، محمد نظم اس پارٹی کے کونسلر کے علاوہ 9 مزید مسلم کونسلر بھی ہیں۔

خالد محمود نامی صاحب ممبر آف پارلیمنٹ بھی ہیں، لیبر پارٹی کے ٹکٹ سے الیکشن جیتے ہیں اور برطانیہ کی تاریخ کے پہلے مسلم ممبر آف پارلیمنٹ ہونے کا اعزاز رکھتے ہیں۔

شمالی آئرلینڈ

پس منظر: پاکستان، بنگلہ دیش اور عرب کے مسلمان لوگ یہاں کی مسلم کمیونٹی میں شامل ہیں۔بیل فاسٹ (پاکستانی، بنگلہ دیشی اور عرب مسلمان)، کریگاوون (پاکستانی اور عرب) دی آرڈ پے نن سولا (صرف بنگلہ دیشی)، ایک مسلم اسکول حال ہی میں افتتاح ہوا ہے۔ 20 مساجد، مرکزی مسجد بیل فاسٹ ویلنگٹن پارک میں، جب کہ کوئی سیاسی

نمائندگی اس علاقے میں نہیں۔

اسکاٹ لینڈ، گلاسکو، ایڈن برگ

پس منظر: عرب، پاکستانی، ترکی، افریقا، ملائشیا اور ہندوستان کے مسلمان۔ علاقے: گلاسکو میں 33000 مسلمان رہائش پذیر ہیں، یہ اُس تعداد کا آدھا ہے جو پورے اسکاٹ لینڈ کی مسلم آبادی کا نصف ہے۔ ایڈن برگ میں 15000 مسلمان رہتے ہیں جن میں سے 10000 صرف پاکستانی ہیں۔ ایک مسلم اسکول، بیس مساجد، مرکزی مسجد آف گلاسکو، چار مسلمان کونسلر، بشیر مان، حنظلہ ملک، محمد شعیب، شوکت بٹ۔

اولڈہام[Oldham]

پس منظر: پاکستانی نژاد اور بنگلہ دیشی نژاد مسلمان آباد ہیں۔ علاقے: گلوڈوک، ویسٹ ووڈ اور وریتھ۔ پانچ مسلم بنگلہ اسکول ہیں۔ اولڈہام کے دیگر اسکولوں میں پڑھنے والے 20 فیصد بچے اقلیتی پس منظر رکھتے ہیں۔ سولہ مساجد، ریاض احمد جو کہ اس علاقہ میں میئر کے عہدے پر ہیں، مسلمان ہیں ان کے علاوہ 7 مسلم کونسلرز بھی ہیں۔

بریڈفورڈ[Bradeford]

پس منظر: یہاں رہنے والے مسلمان افراد کا تعلق زیادہ تر پاکستان، کشمیر اور بنگلہ دیش سے ہے۔ علاقے: میننگ ہام، بریڈفورڈ مور، اور لٹل ہورٹن کے علاقوں میں مسلم اکثریت پائی جاتی ہے۔ مسلم ڈائریکٹری کے مطابق تین اسکولوں کی رجسٹریشن کروائی گئی ہے۔ 54 سے زائد مساجد اس علاقے میں قائم ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق صرف بریڈفورڈ میں جمعہ کے اجتماع میں مسلمانوں کی کم سے کم حاضری ایک لاکھ سے زائد ہوتی ہے۔ بارہ مسلم کونسلرز ہیں۔

لیڈز[Leeds]

پس منظر: یہاں کی مسلم آبادی زیادہ تر پاکستانی، بھارتی اور بنگلہ دیشی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ عرب کمیونٹی کی یہاں پر تعداد 1500 کے لگ بھگ ہے۔ اس کے علاوہ مختلف چھوٹی چھوٹی مسلم کمیونٹیز بھی ہیں جن کا تعلق بوسنیا، کوسوا اور یورپ کے دیگر ممالک سے ہے۔ علاقے: چیپل الرٹن، سٹی اور ہول بیک، ہرشلز، ہیڈ نگلے۔ ان تمام علاقوں میں مسلم اکثریت رہائش پذیر ہے۔ دو مسلم اسکولز ہیں جو مسلم ڈائریکٹری میں درج ہیں۔ اس علاقے میں 21 مساجد ہیں اور ایک مسلم کونسلر۔

لیسٹر[Leicester]

پس منظر: یہاں رہائش پذیر مسلمانوں کا تعلق بنگلہ دیش، صومالیہ اور پاکستان سے ہے۔ علاقے: ہائی فیلڈز اور اسپنی ہل کے علاقوں میں مسلم اکثریت ہے۔ آٹھ مسلم اسکولز ہیں۔ 19 مساجد ہیں، چار مسلم کونسلرز ہیں۔

لندن[London]

پس منظر: برطانیہ کے اندر سب سے زیادہ بڑی مسلم کمیونٹی لندن میں آباد ہے۔ لندن میں رہنے والے تقریباً

250000 سے زائد مسلم افراد کا تعلق پاکستان یا بنگلہ دیش سے ہے۔ان کے علاوہ یہاں بسنے والے تقریباً 150000 مسلم افراد کا تعلق ترکی سے ہے۔اس کے علاوہ دیگر مسلم کمیونٹیز جو یہاں آباد ہیں ان کا تعلق سعودی عرب، خلیجی ریاستوں، مشرقی افریقہ، قبرص، صومالیہ اور نائیجریا سے ہے۔علاقے: لندن کے چاروں اطراف مسلم آبادی کے علاقے موجود ہیں۔مسلم آبادی کا زیادہ ارتکاز مشرقی لندن میں ہے۔ٹاور ہیملٹس میں 123000 بنگالی مسلمان ہیں، جن کی آبادی کا 60 فیصد اسٹیل فیلڈز وارڈ میں رہائش پذیر ہے جب کہ 30 فیصد دوسرے چار وارڈز میں رہائش پذیر ہے۔2002ء میں کی گئی مردم شماری کے مطابق نیوہام اور برنیٹ کے علاقے میں Non-white اکثریت دیکھنے میں آئی ہے۔20 مسلم اسکولز ہیں۔لندن میں 165 سے زائد مساجد ہیں۔

برطانیہ میں رہنے والے ان مسلمانوں کا ماضی پندرھویں صدی کے وسط سے شروع ہوتا ہے جب اس علاقے میں پہلے پہل مسلمان تاجروں کے روپ میں آئے۔پھر اُن کے اس تجارتی عمل کے نتیجے میں کاروباری تعلق بڑھتا چلا گیا، ان میں سے کچھ نے یہاں رہائش اختیار کرلی۔مسلمانوں کی آبادکاری میں بڑا اہم واقعہ اس وقت پیش آیا جب ہندوستان کی برطانوی حکومت نے غالباً دریائے جہلم پر بند بنانے کے دوران وہاں متاثر ہونے والے لوگوں کو انگلستان میں آباد کروانے کا وعدہ کیا اور وہاں کے گاؤں کے گاؤں ہجرت کر کے انگلستان آباد ہوگئے، ان لوگوں میں زیادہ تعداد کشمیریوں کی تھی۔آج بھی انگلستان میں رہنے والے کشمیریوں کی تعداد کشمیر کے بعد رہنے کے لحاظ سے دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔

برطانیہ میں رہتے ہوئے کچھ عرصے پہلے تک تو ان مسلمانوں کے لیے حالات سازگار تھے مگر عالمی حالات، بدلتے ہوئے نظریات، زمانے کے تغیرات اور جدید روایات نے مسلمانوں کے تشخص، اقدار اور روایات کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔گیارہ ستمبر کے بعد عموماً اور سات جولائی کے بعد خصوصاً اور دن بدن حالات میں بہتری کے بجائے خرابی کے آثار نمایاں نظر ہوتے نظر آرہے ہیں۔ذیل میں ان چند واقعات کا جائزہ لیا گیا ہے جو 7 جولائی 2005ء کے بم دھماکوں کے بعد پیش آئے۔

حملے: 7 جولائی بم دھماکوں کے دو دن بعد مشرقی لندن کی ڈسٹرکٹ اسٹیپنی گرین میں واقع ایک مسلم تعلیمی ادارے مظاہر العلوم پر حملہ ہوا۔رات کے وقت ہونے والے اس حملے میں جانی نقصان تو نہیں ہوا مگر مدرسے کی شاندار مسجد کی 20 کھڑکیاں ٹوٹ گئیں اور عمارت کو بھی نقصان پہنچا۔پولیس کے مطابق اس حملے میں کریکر استعمال کیے گئے۔جنوبی لندن میں ایک مسجد کے امام صاحب کو اس وقت تشدد کا نشانہ بنایا گیا جب وہ نمازِ عصر کی ادائیگی کے لیے اپنی بائیسکل پر سوار مسجد کی جانب آرہے تھے۔پولیس کے مطابق انھیں بری طرح زدوکوب کیا گیا جس سے وہ شدید زخمی ہوگئے۔

سات جولائی کے تین دن بعد کمال بٹ نامی 48 سالہ پاکستانی مسلمان کو تشدد کرنے کے بعد پھینک دیا گیا جو زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جاں بحق ہوگیا۔یہ واقعہ ناٹنگھم میں پیش آیا۔

مشرقی لندن میں مختلف مسلمان گھرانوں کے افراد کو دھمکی آمیز پمفلٹس کے ذریعے ہراساں کیا گیا۔ یہ پمفلٹس رات کی تاریکی میں ان مسلمانوں کے گھروں میں پھینکے گئے۔ ایک پمفلٹ کی عبارت بطور نمونہ حاضر ہے:

"You filthy muslim dogs. You will be torched this friday.

Many muslim pigs will burn."

یہ تو چند چیدہ چیدہ واقعات ہیں جن میں مسلمانوں کو حملوں کا نشانہ بنایا گیا۔ اس کے علاوہ تقریباً 18 مساجد پر اسی نوعیت کے حملے ہو چکے ہیں، تین گیراج فائر بم کا نشانہ بن چکے ہیں، سڑکوں پر اچانک حملے ایک معمول ہیں، پردہ دار خواتین کے ساتھ دست درازی کے بہت سے واقعات رونما ہو چکے ہیں، مسلم خاندانوں کے گھروں کی کھڑکیاں نامعلوم حملہ آوروں کے ہاتھوں آئے دن ٹوٹتی جا رہی ہیں۔ پورے برطانیہ میں مسلم اقلیت پر ہونے والے مظالم اور حملوں میں ہر قسم کے حملے شامل ہیں، زبانی گالم گلوچ اور تھوکنے سے لے کر عمداً آتش زنی کے واقعات سب ان حملوں میں شامل ہیں۔

اخبارات اور میڈیا میں آنے والے واقعات کو چھوڑ کر پولیس اور مسلم ویلفیئر کمیٹیوں اور تنظیموں کو رپورٹ کیے جانے والے واقعات اصل اور حقیقی تعداد سے انتہائی کم ہیں۔ مذہبی منافرت کے نتیجے میں مسلمانوں کے خلاف ہونے والے ان واقعات میں 600 فیصد اضافہ ہوا ہے اور یہ نفرت اور تشدد کی فضا مزید پروان چڑھ رہی ہے۔ لندن میٹروپولیٹن پولیس کی جانب سے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ سال جولائی 2004ء میں ''مذہبی ناپسندیدگی'' کی بنیاد پر ہونے والے جرائم کی تعداد 40 تھی جو کہ جولائی 2005ء میں بڑھ کر 269 ہو گئی ہے۔ ان حملوں کے علاوہ مختلف قسم کے واقعات میں مذہبی امتیاز کی بنیاد پر مسلمانوں سے امتیازی سلوک روا رکھا جانے لگا ہے۔

امتیازی سلوک کے واقعات: باوجود اس بات کے کہ انگلینڈ میں رہائش پذیر وہ مسلمان جو انگلینڈ کی نیشنلٹی رکھتے ہیں، وہ بھی اس امتیازی سلوک کا نشانہ بنتے ہیں۔

لندن کے ٹرانسپورٹ سسٹم کے متعصب ڈرائیورز ان مسلم خواتین کو بس میں بٹھانے سے گریز کرتے ہیں جو حجاب پہنتی ہیں۔ ویلز کی ایک مسجد کی دیوار پر نسل پرستوں نے متعصبانہ مواد تحریر کیا ہے۔ ویلز ہی کی ایک اور مسجد کے داخلی دروازے پر بازار سے دستیاب شدہ خنزیر کے تلے ہوئے قتلے پھینکے گئے۔ برطانیہ کی جیلوں کے اندر بھی اس قسم کے واقعات پیش آئے ہیں، ایک برطانوی خبر رساں ایجنسی کے مطابق جیل میں بند ایک مسلمان کی پشت پر لاتوں سے ضربیں لگائی گئیں، ضرب لگانے والا جیل کا افسر تھا اور مسلمان قیدی اس وقت نماز کی ادائیگی کے دوران حالت سجدہ میں تھا۔

انہی جیلوں کے اندر مسلمانوں کو یہودی قیدیوں کے ساتھ ایک جنگلے میں جان بوجھ کر بند کیا جاتا ہے اور پھر انھیں فطری حالت میں آنے پر مجبور کیا جاتا ہے اور فطری لباس اختیار کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

☆☆☆